پاکستانی مصاحفِ قرآنیہ میں رسم وضبط کے مسائل: مختلف مواقف کا تجزیہ

Orthographical Issues in Pakistani Muṣḥafs: Analysis of Different Perspectives

Muhammad Samiullah (Ph. D)
Associate Professor, Department of Islamic Thought and Civilization, University of Management and Technology, Lahore, Pakistan
muhammad.samiullah@umt.edu.pk ; https://orcid.org/0000-0002-0998-0549

Abstract

The textual and orthographic traditions of the Qurʾān in South Asia, particularly within the Pakistani context, present a complex field of inquiry wherein the legacy of *Rasm al-ʿUthmānī* intersects with later orthographic interventions. Pakistani printed *Muṣḥafs* often exhibit a hybridized script that oscillates between fidelity to classical orthographic norms and accommodation to regional pedagogical conventions. This study interrogates the multifaceted challenges emerging from such practices, focusing on divergent scholarly perspectives concerning the legitimacy and standardization of orthographic choices. Through a critical examination of contemporary Pakistani editions of the Qurʾān, juxtaposed with authoritative Arab exemplars, the research highlights orthographic inconsistencies relating to diacritical placement, vocalic notation, and orthographic variants of specific lexemes. The findings reveal that these divergences are not merely technical but carry theological, pedagogical, and sociolinguistic implications, thereby shaping Qurʾānic recitation, memorization, and transmission in the Pakistani milieu. Furthermore, the study situates these debates within broader discourses of Qurʾānic textual preservation, exploring how local publishers, scholars, and religious institutions negotiate the tension between tradition and accessibility. Ultimately, the paper argues that resolving these challenges necessitates a balanced scholarly engagement that safeguards the sanctity of the Qurʾānic text while responding to the didactic needs of contemporary Muslim readership.

Keywords: Qurʾānic orthography, Pakistani *Muṣḥafs*, *Rasm al-ʿUthmānī*, textual consistency, diacritical notation, Qurʾānic pedagogy, orthographic variation.

یہ حقیقت ہے کہ الفاظ کا تحریری اظہار، نقوش کے ذریعہ ہوتا ہے۔ نقوش کی تبدیلی سے لفظ اور معانی کی تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کی الٰہیاتی صیانت کا تعلق جہاں الفاظ ومعانی سے ہے وہاں نقوش سے بھی ہے جو الفاظ ومعانی پر دلالت کرتے ہیں اور جن کے ذریعے ہم کلامِ الٰہی کی قراءت کے قابل ہوتے ہیں۔ لہٰذا کلامِ الٰہی کے الفاظ کی طرح ان کے نقوشِ بھی توفیقی ہیں۔ کسی بھی لفظ کا نقش تحریر و تقریر ہر دو سے متعلق ہوتا ہے، اس تناظر میں یہ ثابت ہوا کہ کسی بھی قرآنی لفظ کی قراءت کا جہاں توقیفی اور منزّل من اللہ کے موافق ہونا ضروری ہے وہاں اس کی کیفیتِ تحریر بھی ایسی ہو جس میں انتہائی معمولی اغماض تک ممکن نہ ہو۔ یہی وجہ تھی کہ سیدنا عثمان بن عفان نے، اجماعِ صحابہ کے بعد چھ[1] مصاحف، مختلف علاقوں کی طرف روانہ کرتے ہوئے ہر مصحف کے ساتھ ایک جلیل القدر صحابی کو بطور قاری اور معلم روانہ کیا تاکہ نقوش و قراءت میں سے کسی میں بھی کسی قسم کا

احتمال باقی نہ رہے۔ چنانچہ مصحفِ مکی کے ساتھ حضرت عبداللہ بن سائب المخزومی(م ۷۰ھ)، مصحفِ کوفی کے ساتھ حضرت ابوعبدالرحمٰن السلّمی(م ۷۴ھ)، مصحفِ بصری کے ساتھ حضرت عامر بن عبد قیس(م ۵۵ھ)، مصحفِ شامی کے ساتھ حضرت مغیرہ بن ابی شہاب المخزومی، مصحفِ مدنی کیلئے حضرت زید بن ثابت(م ۴۵ھ) کو مقرر کیا جبکہ چھٹا نسخہ 'مصحفِ امام' سرکاری کاپی کے طور پر محفوظ رکھا گیا[2]۔

ابتداءً مذکورہ مصاحف سے لوگ اپنے ذاتی نسخے تیار کرتے تھے تاہم بعد میں ان مصاحف کے اصول وضوابط کی تدوین کا عمل شروع ہوا۔ علمائے رسم نے ایک ایک قرآنی کلمہ کی تنقیح کرتے ہوئے چھ قواعدِ رسم[3] تشکیل دیے۔ ان قواعد پر ضخیم کتب کی میں رسمِ عثمانی کے خصائص اوراصول وضوابط بھی ذکر کر دیے تاکہ مصاحف عثمانیہ، کلمات کی ہیئتِ کتابت کے لحاظ سے، قیامت تک لکھے جانے والے مصاحف کے لئے معیار بن سکیں۔ ماہرین رسم نے اس پر کثیر تعداد میں کتب تصنیف کیں[4]۔

مصاحف میں فروق کی نوعیت:

اولاً واضح رہنا چاہئے کہ مصاحف میں موجود مختلف الرسم یا مختلف الضبط کلمات، جو مستند منہج رسم کے مطابق ہو، کے فرق کو "خطاء" یا "اختلاف" کی بجائے "فروق" قرار دینا زیادہ مناسب ہے تاکہ "اختلاف بین المصاحف" کے استشراقی تقابل کا مزعومہ دعویٰ اصطلاحاً باطل ہو سکے۔ ثانیاً، مصاحف میں فروق کی نوعیت چار طرح کی ہے: ❶ رسم کا فرق، ❷ ضبط کا فرق، ❸ وصل وفصل کا فرق، اور ❹ رموزِ اوقاف کا فرق۔

مذکورہ چاروں فروق میں سے رسمِ مصحف کے بارے میں اجماعِ امت ہے کہ کسی بھی مطبوعہ مصحف، خواہ وہ کسی بھی علاقے سے متعلق ہو، کا رسم، رسمِ عثمانی کے مروجہ مناہج یا ان میں سے کسی ایک کے مطابق ہونا واجب اور ضروری ہے، کیونکہ اتباعِ رسمِ عثمانی بہر صورت لازمی امر ہے۔ دیگر تینوں نوعیتوں (یعنی ضبط، وقف وابتداء اور رموزِ اوقاف وغیرہ) کے فروق اجتہادی امور ہیں جن کے حوالے سے اہل فن اس کی اجازت دیتے ہیں کہ علاقائی سہولت کے پیش نظر اس میں فرق روا رکھا جا سکتا ہے۔ مختلف علاقوں میں چند کلمات کے حذف واثبات کی بنیاد پر فرق کی بنیادی وجہ منہجِ رسم کا فرق ہے۔

مناہجِ رسم میں فرق کی وجوہات:

اسلامی جغرافیہ میں توسیع اور مقامی طور پر رائج رسمِ قرآنی جو کہ اس علاقے میں پہنچے والے مصحفِ عثمانی کے مطابق ہی تھا، کے مطابق مصاحف کی اشاعت وطباعت ہوتی رہی تاآنکہ وقتِ موجود تک پوری دنیا میں طباعتِ مصاحف کے ضمن میں، کلماتِ قرآنیہ کے رسم میں مختلف فیہ مقامات پر اہل علم کی آراء کے نتیجے میں رسم کے چار (۴) مناہج متداول ہیں[5]

۱. **نہجِ امام ابوداؤد / منہجِ مشارقہ:** یہ منہج، دورِ حاضر میں متداول تمام مناہج میں سب سے زیادہ معروف[6] ہے۔ امام ابوداؤدؒ کے اس منہج کے مطابق مصر، سعودیہ، شام عراق اور دیگر عرب ممالک میں قرآن کریم شائع ہوتے ہیں۔ سعودی عرب کا معروف مصحف، مصحفِ مدینہ جو کہ طباعتِ قرآن کریم کے عالمی ادارے مجمع الملک فہد سے چھپتا ہے، امام ابوداؤد ابن نجاحؒ کے منہج کے مطابق ہے جو امام ابوداؤد سلیمان بن نجاح[7] کی طرف منسوب ہے۔ اس منہج کی علمی بنیاد امام ابوداؤد سلیمان بن نجاحؒ کی کتاب "مختصر التبیین لھجاء التنزیل" ہے[8]۔ اس منہج کے تحت امام ابوداؤد سلیمان بن نجاحؒ اور امام ابوعمرو الدانیؒ کی تصریحات پر عمل کیا گیا ہے جبکہ اختلافی قرآنی کلمات کی کتابت میں امام ابوداؤدؒ کی ترجیحات پر عمل کیا جاتا ہے[9] تاہم اگر کسی مسئلہ میں امام ابوداؤدؒ نے نہ تو کسی روایت کا ذکر کیا ہو اور نہ ہی اپنی رائے کا اظہار کیا ہو بلکہ سکوت فرمایا ہو تو مشارقہ کے مذہب میں ایسے مقامات پر اثبات الف کا طریقہ اپنایا جاتا ہے جو کہ قیاسی رسم الخط کے عین مطابق ہے۔ یہ منہج سب سے پہلے امام خرازؒ م ۷۱۸ھ نے اپنی معروف کتاب مورد الظمآن میں بیان کیا۔ اس منہج کو عملی جامہ پہنانے والے مصر کے مشہور عالم و قاری شیخ رضوان مخللاتی م ۱۳۱۱ھ ہیں[10]۔

II. **منہجِ امام ابو داؤد / منہجِ مغاربہ**[11]: اس منہج کے مطابق مراکش میں مصحف محمدی (امام ورش کی نافع سے روایت کے مطابق) ،اور مصحف مدینہ (قالون اور ورش کی نافعؒ سے روایت) کے مطابق مجمع الملک فہد مدینہ منورہ سے شائع ہوئے ہیں۔ اسی طرح مراکش، الجزائر تیونس، موریطانیہ اور دیگر افریقی ممالک میں صدیوں سے اسی منہج کے مطابق مصاحف چھپ رہے ہیں۔ امام ابن نجاحؒ کے مذکورہ بالا دونوں مناہج)مشارقہ و مغاربہ(میں تقریباً ۲۲۰ قرآنی کلمات کے رسم میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ یہ منہج بھی بنیادی طور پر امام ابو داؤد ابن نجاحؒ کی تصریحات پر مبنی ہے تاہم جن مقامات پر امام ابو داؤدؒ خاموش ہیں وہاں اس میں بعض متاخرین اہل رسم کی تحریرات اور آراء کو اختیار کیا گیا ہے۔ ان متاخرین میں مشہور ترین ابو الحسن علی بن محمد البلنسیؒ ہیں۔ اس منہج اور منہجِ مشارقہ میں بنیادی فرق یہ ہے کہ منہجِ مشارقہ میں حذف و اثبات الف کے وہ مقامات جہاں امام ابو داؤدؒ خاموش ہیں وہاں الف کے اثبات کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے، جبکہ منہجِ مغاربہ میں ابو الحسن علی بن محمد البلنسیؒ کی تصریحات پر عمل کرتے ہوئے حذف الف کے طریقہ کار کو اختیار کیا گیا ہے[12]۔

III. **منہجِ امام الدانیؒ:** علم رسم و ضبط کے اصولوں کی تدوین میں جن اہل علم نے گرانقدر خدمات سرانجام دیں اور اپنی علمی یادگاریں بھی چھوڑیں ان میں سر فہرست نام علامہ ابو عمرو عثمان بن سعید الدانیؒ کا ہے[13]۔ آپ کی مذکورہ کتب میں سے المحکم، المقنع اور النقط زیادہ معروف ہیں[14]۔ امام الدانیؒ کے اس منہج کے مطابق[15] دو طرح کے مصاحف، مصاحف اللیبی اور مصاحف الہندی پاکستانی چھاپے جاتے ہیں۔ ہاں البتہ یہ بات قابل ذکر ہے کہ لیبی مصاحف میں امام الدانیؒ کے منہج کی پابندی کی انتہائی کوشش کی جاتی ہے حتیٰ کہ لیبیا کے مصاحف ۹۹ فیصد سے بھی زیادہ تک اسی منہج کے مطابق ہیں۔

IV. **منہجِ امام الدانی و شاطبی:** یہ منہج امام ابو عمرو الدانی کے منہج پر ہی کچھ اضافہ جات پر مبنی ہے۔ جو کہ انہوں نے اپنی منظوم کتاب "العقیلہ" میں ذکر کیے۔ امام شاطبیؒ (م ۵۹۰ھ) کی کتاب "العقیلہ" دراصل چند اضافہ جات کے ساتھ، امام الدانیؒ کی "المقنع" ہی کی منظوم شکل ہے۔ امام دانیؒ اور امام الشاطبیؒ کے مناہج میں تقریباً ۳۳۰ کلمات کے رسم میں اختلاف ہے[16]۔ اس منہج کو منہجِ دانی کے ساتھ ملا کر برصغیر پاک و ہند کے مصاحف کو چھاپا جاتا ہے۔ پاکستان کا قدیمی تاج کمپنی کا نسخہ اسی منہج کے مطابق ہے۔ اس منہج کے تحت امام ابو عمرو الدانیؒ اور امام ابو داؤد ابن نجاحؒ جن کلمات کے رسم میں باہم متفق ہیں انہیں متفقہ روایات کے مطابق ہی لکھا گیا ہے۔ جن روایات میں شیخین کا اختلاف ہے خصوصاً حذف و اثبات میں اس منہج کے تحت امام الدانیؒ کی رائے کو ترجیح دیتے ہوئے اثبات الف کے ساتھ لکھا گیا ہے۔

چنانچہ عالمِ اسلام میں مروج مختلف مناہجِ رسم پر ہی مصاحف کی طباعت ہوتی ہے اور بالاجماع کسی ایک کلمہ میں بھی ان مناہج کی مخالفت جائز نہیں۔ جبکہ ضبط، اعراب کی ہیئت، وقف کی علامات، اور رموزِ اوقاف جو کہ بالاتفاق اجتہادی مسائل ہیں، کی مصاحف میں اتباع مقامی عوامی سہولت کو پیش نظر رکھ کر کی جاتی ہے۔ تاہم کتابت یا اعراب کو واضح طور پر یا غلط لکھنے کی وجہ سے ہونے والی اغلاط بالکل الگ موضوع ہے۔

پاکستانی مصاحف میں رسم وضبط کے مسائل:

یہ مسلّمہ حقیقت ہے کہ قرآن مجید کے ساتھ ایک مسلمان کی وابستگی، تعظیم واحترام سے کہیں بڑھ کر ایمان اور عقیدے کا معاملہ ہے۔ بایں وجہ قرآنی متن و معنی کی حفاظت و صیانت، امتِ مسلمہ کیلئے ہمیشہ انتہائی حساس معاملہ رہا ہے۔ کلامِ الٰہی کے ناقابل تبدیل ہونے اور تحریفِ لفظی و معنوی سے محفوظ ہونے کے الوہی دعویٰ کے باوصف، امت کے ماہرینِ فنونِ قرآنیہ نے بھی، ہر دور میں صیانتِ متن و معنیٰ کو یقینی بنانے میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔ تدوینِ قرآن سے لے کر علومِ قرآنی کے ارتقاء تک، حفاظتِ قراءات سے لے کر فنونِ رسم وضبط و اعجام اور قواعد و اصول کی تشکیل تک اور پھر اس کی قراءت و کتابت میں معمولی سی لغزش سے بھی بچنے کے لیے سماجی قوانین کی تنفیذ تک، ایک ایسی مسلم روایت ہے جس کی نظیر دنیا کے کسی

دوسرے مذہبی متن کے حوالے سے نہیں ملتی۔ جغرافیائی طور پر اسلامی وسعت، علاقائی وسائل میں ارتقاء، علوم وفنون کی اشاعت، کی وجہ سے جب مصاحف کو مقامی طور پر لکھا جانے لگا اور بعد ازاں دورِ طباعت میں مشینی اشاعت شروع ہوئی تو فنی طور پر متونِ مصاحف کا تجزیہ ماہرینِ فنِ رسم وضبط کے لیے موضوعِ تحقیق بنا۔ چنانچہ عالمِ اسلام میں رائج مختلف مناہج رسم وضبطِ قرآنی کے مطابق شائع شدہ مصاحف کے تبادلہ نے اہل فن کے ہاں اس بحث کو بھی جنم دیا کہ رسم کے علاوہ ضبط، رموزِ اوقاف اور فواصل کا کون سا منہج زیادہ بہتر اور قابل تقلید ہے۔ اسی پس منظر میں برصغیر بالخصوص پاکستانی مصاحف کا دیگر ممالک کے طبع شدہ مصاحف سے مقارنہ اور تجزیہ کا آغاز ہوا۔

پاکستان میں طباعت واشاعت کے ادارے اگرچہ قانونی طور پر اس بات کے پابند ہیں کہ کسی بھی نسخے کی طباعت سے قبل حکومت کی متعین کردہ پروف ریڈرز سے صحتِ متن کا سرٹیفکیٹ حاصل کریں، تاہم المیہ یہ ہے کہ پروف ریڈرز کی اکثریت ایسے افراد کی ہے جو محض حافظ ہوتے اور رسم وضبط کی فنی باریکیوں سے لاعلم ہوتے ہیں۔ نتیجۃً اس تکنیکی بے توجہی اور کاروباری مسابقت کے مسائل میں طبع شدہ نسخوں میں نہ صرف رسم وضبط کی تکنیکی بلکہ کتابت، سطر بندی اور جلد بندی تک کی غیر معمولی اغلاط موجود ہوتی ہیں جن پر کسی انفرادی تنبیہ پر اس کی درستی عمل میں لائی جاتی ہے۔ نیز قابل غور امر یہ بھی ہے کہ آئندہ اشاعت میں تو شاید اس غلطی کی اصلاح ہو جائے لیکن جو سابقہ نسخے عوام الناس کے پاس ہیں ان کی درستی کی کوئی صورت ممکن نہیں ہوتی۔ جس کے نتیجے میں اغلاط والے نسخے کئی دہائیوں تک گھروں یا مساجد میں موجود رہتے اور پڑھے جاتے ہیں۔

پاکستانی مصاحف میں فنی وانتظامی تسامحات کے اسباب:

پاکستانی مصاحف میں موجود فنی وانتظامی تسامحات یا فروق کے درج ذیل اسباب ہیں:

I. ریاستی سطح پر، طباعتِ مصاحف کے لئے، رسم وضبط کے ماہرین ومتخصصین پر مشتمل مرکزی علمی کمیٹی (مجمع علمی) کا نہ ہونا۔

II. غیر تربیت یافتہ، مطلوبہ فنون سے نابلد پروف ریڈرز حضرات کی تعیین۔

III. سرکاری طور پر انجمن حمایتِ اسلام کے نسخہ کو معیار قرار دیے جانے کے باوجود ناشران کی طرف سے مسلسل مخالفت۔

IV. قانون کی موجودگی کے باوجود ذمہ دار اداروں کا تادیبی کاروائی عمل میں نہ لانا۔

چنانچہ اس صورت حال میں بعض متعلقینِ فن نے مصاحف میں فنی اور انتظامی اغلاط کی نشان دہی، ان کی اصلاح اور طباعتِ مصاحف کو معیاری بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس موقف کی تائید میں کئی ایک مقالات شائع ہوئے جن میں سے ایک قابل ذکر مقالہ "پاکستانی مصاحف کی حالتِ زار اور معیاری مصحف کی ضرورت" ماہنامہ رُشد، لاہور[17] میں شائع ہوا۔ اس مقالہ کی اشاعت کے بعد ایک دوسرا موقف سامنے آیا جس میں اس بات کا اظہار ہوا کہ پاکستانی مصاحف کے رسم وضبط کو بالکلیہ رد کرنے اور اس کی جگہ مصحفِ مدینہ یا مصحفِ امیریہ کو رائج کرنے کا جواز نہیں بلکہ جو چند کلماتِ رسم یا ضبط کی جو 'اغلاط' موجود ہیں ان کی اصلاح کر دینا کافی ہے۔ چنانچہ یہ مکالمہ اور مباحثہ آہستہ آہستہ ایک 'تنازعہ'[18] کی صورت اختیار کرنے لگا جس پر سنجیدہ فکر اہل علم نے تشویش کا اظہار کیا۔ آیئے ان دونوں مواقف کا ایک جائزہ لیتے ہیں۔

پاکستانی مصاحف میں اصلاحات سے متعلق مواقف:

اس ضمن میں دو قابل ذکر مواقف[19] سامنے آئے۔

پہلا موقف[20]: اس کے قائلین کی رائے میں:

- پاکستانی مطبوعہ مصاحف علامہ دانی کے رسم کے موافق ہیں۔
- پاکستانی مصاحف کے علامہ دانی کے منہج رسم کے موافق ہونے پر، حاملینِ موقف نے، 68 اداروں سے فتاویٰ جات طلب کر کے انہیں ایک کتابچے "فتاویٰ رسمِ عثمانی"[21] کی صورت میں شائع کیا ہے۔

- کچھ حضرات برصغیر میں مروج رسمِ دانی کی جگہ رسمِ ابی داؤد کے مطابق مصاحف کی طباعت چاہتے ہیں جو کہ قابل قبول نہیں۔[22]
- پاکستانی مصاحف میں، رسم وضبط کے لحاظ سے، مصحفِ امیریہ (مطبع مصر) یا مصحفِ مدینہ (مطبوعہ مجمع فہد مدینہ منورہ) کی اتباع کو ضروری نہیں سمجھتے۔
- مجمع فہد مدینہ منورہ سے ۱۴۰۹ھ میں شائع شدہ "مصحفِ تاج" کو درست تسلیم کرتے ہیں۔ کیونکہ اس میں رسم کی اغلاط کی اصلاح کر دی گئی ہے اس لیے شاہ فہد کمپلیکس سے چھپا ہوا قرآن پاک رسمِ عثمانی کے عین مطابق ہے البتہ ضبط وشکل اور وقوف دونوں ہی علمائے رسم کے نزدیک اجتہادی ہیں اور وہ ضبط وشکل جو برصغیر میں طبع شدہ مصاحف میں اختیار کیا گیا ہے وہ غیر عرب کے مزاج اور ذوق کے عین مطابق ہے، گو اس میں بہتری کی بہت حد تک گنجائش ہے[23]۔
- انجمن حمایتِ اسلام والا نسخہ سرکاری سطح پر معیاری قرار پا چکا ہے چنانچہ اسی معیار پر دیگر مصاحف کی طباعت کو یقینی بنایا جائے۔
- نیز ضبط ورموز یا کتابت کے جو مسائل درپیش ہیں ان کی اصلاح قرآن بورڈ کی ذمہ داری ہے۔
- اپنے موقف کے دفاع میں، مختلف دینی رسائل میں مثلاً القاری[24] لاہور، بینات کراچی وغیرہ میں مضامین طبع کیے۔
- برصغیر میں قرآنی رسم الخط کو متنازعہ نہ بنایا جائے۔ بالخصوص پاکستان میں ایسے ایشوز کو نہ اچھالا جائے جس سے انتشار و خلفشار کا اندیشہ ہو[25]۔
- پاکستان کے انتظامی ادارے ذمہ داری کا مظاہرہ کریں اور کوئی ایسا فیصلہ نہ دیں جس کے منفی نتائج کا عوام کو سامنا کرنا پڑے۔
- رسم وضبط کا یہ متعارف سلسلہ صرف پاکستان کا نہیں بلکہ ایک ارب سے زائد مسلمانوں کا ہے جہاں یہ مصحف متعارف ہے، لہٰذا اس سے متعلق کوئی ایسا اقدام نہ اٹھایا جائے جس سے پاک وہند کے مسلمانوں کو دشواری کا سامنا ہو۔[26]

دوسرا موقف[27]: اس موقف کے قائلین کے مطابق:

- پاکستان مصاحف میں موجود، رسم وضبط، تعدادِ آیات اور رموزِ اوقاف کے بے شمار مسائل کے حل کے لیے ایک معیاری نسخہ سرکاری سطح پر از سرِ نو ترتیب دے کر اسے طباعتِ مصاحف کے لیے معیار قرار دیا جائے۔
- تاکہ مصاحف کی طباعت میں وحدت ہونی چاہئے۔
- سرکاری سطح پر معیار قرار دیا جانے والا انجمن حمایتِ اسلام والے مصحف میں قاری رحیم بخشؒ کی بیان کردہ اغلاط نہ صرف بدستور موجود ہیں بلکہ رسمِ عثمانی کے مخالف کئی مزید اغلاط سامنے آئی ہیں۔
- مدینہ منورہ سے شائع شدہ مصحفِ تاج میں نونِ تنوین کو بے محل لکھا گیا ہے۔
- پاکستانی مطبوعہ مصاحف میں بارہ (۹) کلمات رسمِ عثمانی کے مطابق نہیں۔
- پاک وہند میں پہلے بھی منہجِ دانی کے علاوہ منہجِ ابن نجاح پر نسخے شائع ہوتے رہے ہیں مثلاً ۱۹۳۵ میں سید وحید الدین صاحب کا شائع کردہ مصحف، ۱۹۷۱ میں مولانا ظفر اقبال صاحب کا مصحف، ۱۹۸۷ء میں ادارہ تحقیقاتِ اسلامی کا مصری نسخہ امیریہ کے تحت انگریزی ترجمہ کے ساتھ شائع ہونے والا مصحف، نیز ۲۰۰۴ء میں مکتبہ دارالسلام نے چار نسخے شائع کیے اور ۲۰۰۶ء میں مفتی تقی عثمانی صاحب کے انگریزی ترجمہ والا نسخہ مصحف المدینہ کے فونٹ سے تیار کیا گیا۔ ۲۰۱۵ء میں مکتبہ البشریٰ لاہور نے تفسیر جلالین میں قرآنی متن مصحف المدینہ کے فونٹ سے تیار کیا۔ اگر پہلے ایسے مصاحف تیار ہوتے رہے ہیں تو اب ایسی کوشش جس میں مصاحف کے طباعتی نظام کو مرکزیت کا حامل بنایا جائے، کیا حرج ہے۔

- پاک وہند میں مروج، علامہ دانی کے منہجِ رسم میں مختلف فیہ فروق، مثلاً حذف و اثباتِ الف جہاں علامہ دانی نے سکوت اختیار کیا ہے انہیں قیاس کی بجائے منہج ابن نجاح یا ابی داؤد کے مطابق کرنا چاہیے۔
- علامہ ابن نجاح کے منہجِ رسم سے استفادہ میں کوئی قباحت نہیں۔
- مصحفِ امیریہ یا مصحفِ مدینہ کو خطِ نستعلیق (جو پاکستان میں مروج ہے) پر شائع ہونا چاہیے۔
- ضبط کے حوالے سے مروجہ پاکستانی مصاحف میں بالکلیہ نہ سہی تاہم جزوی طور پر مصحفِ امیریہ یا مصحفِ مدینہ سے استفادہ کر کے پاکستانی قارئین کی رعایت رکھتے ہوئے علامات کو اسٹینڈرائزڈ ہونا چاہیے تاکہ جملہ مصاحف اعراب و رموز میں یکجہت ہوں۔
- رسم وضبط اور رموز کو اسٹینڈرائزڈ کرنے کے بعد سرکاری سطح پر اس کی کاپی ناشرین کے حوالے کی جائے اور آئندہ اشاعتوں میں اسی کے مطابق طباعت کو یقینی بنایا جائے۔
- اس مسئلہ کو عوامی سطح پر لے جانے، جرائد میں مقالات لکھنے کے بجائے اہل فن کی مشاورت سے سرکاری سطح پر حل کرنے کے خواہاں ہیں۔

دونوں مواقف کے مشترکات:

سطور بالا میں مذکور دونوں مواقف اور مطبوع و غیر مطبوع مقالات و خیالات کا جائزہ لیا جائے تو حسبِ ذیل مشترکات اخذ ہوتے ہیں:

جانبین اس بات پر متفق نظر آتے ہیں کہ:

- پاکستانی مصاحف، رسم کے لحاظ سے منہجِ دانی کے مطابق ہیں۔
- مسائل ضبط اور رموزِ اوقاف میں عوامی سہولت کا لحاظ ضروری ہے۔
- مجمع فہد سے مطبوعہ تاج کمپنی کا مصحف 'مصحفِ تاج' پاکستانی مصاحف میں اصلاح کی اب تک بہترین کاوش ہے۔
- پاکستانی مصاحف میں فنی اور انتظامی ہر دو اقسام کے تسامحات موجود ہیں۔
- طباعتِ مصاحف کے ضمن میں ریاستی توجہ اور اقدامات قابل اطمینان نہیں ہیں۔ جس کی وجہ سے اس معاملے میں مرکزیت کا فقدان ہے۔
- تسامحات یا اغلاط والے نسخوں کی واپسی، یا اصلاح کا کوئی نظم موجود نہیں۔
- پروف ریڈرز اور ناشرین کی تربیت وقت کی اہم ضرورت ہے۔
- تسامحات کی اصلاح کا یہ مسئلہ، عوام کی بجائے، اہل فن کا ہے۔
- مصاحف کی طباعتی اصلاح کا معاملہ عوام الناس تک لے جانے میں فتنہ کا اندیشہ ہے۔

تجاویز و سفارشات:

ہم مذکورہ بالا مشترکات کی روشنی میں، دونوں مواقف کے حاملین اور ریاستی اداروں کی خدمت میں مؤدبانہ تجاویز پیش کرتے ہیں کہ:

- مصاحف میں فنی و انتظامی تسامحات کی اصلاح کے مسئلے کو اہل فن تک محدود رکھتے ہوئے اسے عوامی مسئلہ بنانا سے انتہائی حد تک گریز کیا جائے۔
- اصلاح کی جملہ مساعی کو اَنا کا مسئلہ بنانے کی بجائے، مشترکہ طور پر غیر محسوس انداز میں آگے بڑھایا جائے۔
- دونوں مواقف کے نمائندہ افراد پر لجنہ علمیہ (علمی کمیٹی) تشکیل دی جائے جو روابط کے فقدان کی وجہ سے پیدا ہونے والی غلط فہمیوں کا ازالہ کرے۔ بصورتِ دیگر کسی ادارے یا جانبین کے لیے قابل قبول علمی شخصیت کی ثالثی میں معاملات کو منتج کیا جائے۔

- ریاستی ادارے بالخصوص اسلامی نظریاتی کونسل، وزارتِ مذہبی امور اور صوبائی قرآن بورڈز مصلحت کوشی کی بجائے اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے مسئلے کی نزاکت کا ادراک کریں اور ایسے حساس معاملات میں اپنے غیر جانبدارانہ کردار کو یقینی بنائیں۔
- مرکزی اور صوبائی سطح پر مصاحف کی طباعت واشاعت کے پورے نظم کا باریک بینی سے جائزہ لے کر اس میں موجود فنی وانتظامی کمزوریوں کو دور کیا جائے۔
- قرآن بورڈز میں ممبران کا انتخاب سیاسی بنیادوں کی بجائے فنی قابلیت کی بنیاد پر یقینی بنایا جائے۔
- قرآن بورڈز میں قرآنی متن کے ماہرین بالخصوص علمِ رسم اور علم الضبط کے متخصصین کو ترجیحی اور ہنگامی بنیادوں پر متعین کیا جائے۔
- پروف ریڈنگ کے نظام کا جائزہ لیتے ہوئے پروف ریڈر لائسنس کی اہلیت وشرائط پر نظر ثانی کی جائے اور موجودہ رجسٹرڈ پروف ریڈرز کی فنی تربیت کے نظم میں بہتری لائی جائے۔

کتابیات:

1. اجمل، محمد، اور محمد ادریس لودھی۔ "رسمِ عثمانی کے مناہج: مطبوعہ پاکستانی مصاحف کا خصوصی مطالعہ"۔ اسلامیکس، جلد 9، شمارہ 1 (جنوری-جون 2018): 45-70۔ پشاور: اسلامک ریسرچ جرنل۔
2. ابن القاصح، محمد۔ تلخیص الفوائد۔ قاہرہ: مکتبہ قدیمہ، تاریخ غیر متعین۔
3. الکردی، محمد۔ تاریخ القرآن وغرائب رسمہ وحکمہ۔ دمشق: دار الفکر، 1999۔
4. الدمیاطی، احمد بن محمد۔ اتحاف فضلاء البشر۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2000۔
5. انس نضر، حافظ۔ "پاکستانی مصاحف کی حالتِ زار اور معیاری مصحف کی ضرورت"۔ ماہنامہ رشد، قراءات نمبر 3 (مارچ 2010): 857-868۔ لاہور: کلیۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ۔
6. انس نضر، حافظ، اور حافظ مصطفیٰ راسخ۔ "پاکستانی مصاحف کی حالتِ زار اور معیاری مصحف کی ضرورت"۔ ماہنامہ رشد، قراءات نمبر 3 (مارچ 2010)۔
7. الزرکلی، خیر الدین بن محمود۔ الاعلام۔ بیروت: دار العلم للملایین، 2002۔
8. ابو داؤد سلیمان بن نجاح۔ مختصر التبیین لھجاء التنزیل۔ تحقیق: احمد بن احمد معمر الشرشال۔ مدینہ منورہ: مجمع الملک فہد لطباعۃ المصحف الشریف، 1421ھ۔
9. ربانی، محمد شفاعت۔ "برصغیر اور عرب ممالک میں طبع شدہ مصاحف کا رسم الخط"۔ ماہنامہ بینات، جلد 78، شمارہ 1 (نومبر 2014): 43-44۔ کراچی۔
10. ربانی، محمد شفاعت۔ "رسمِ مصحف مطبعہ تاج: دراسۃ نقدیۃ مقارنۃ"۔ ندوہ طباعۃ القرآن، مجمع الملک فہد، سعودی عرب، 2014۔
11. ربانی، محمد شفاعت۔ "رسم المصحفین، اللیبی والھندی"۔ الدراسات الاسلامیہ، جلد 50، شمارہ 3 (ستمبر 2015): 149-170۔ اسلام آباد: الجامعہ الاسلامیہ العالمیہ۔
12. قاری ابو بکر عاصم۔ "شیخ الاسلام حافظ مقریٔ ابو عمرو الدانیؒ"۔ ماہنامہ رشد، قراءات نمبر 3 (مارچ 2010): 953-960۔
13. ابی عمرو الدانی۔ الادغام الکبیر۔ تحقیق: عبدالرحمٰن حسن العارف۔ مکہ مکرمہ: جامعہ ام القریٰ، 2003۔
14. ــــــ۔ المحکم فی نقط المصاحف۔ تحقیق: عزت حسین۔ قاہرہ: عالم الکتاب، 2003۔
15. بخاری، سید خلیق ساجد، اور محمد ایوب گھرکی۔ اقتباسات فتاویٰ رسمِ عثمانی۔ تقدیم: محمد الیاس فیصل۔ لاہور: محمد عبدالرحیم بک سیلرز، 2015۔
16. فیصل، محمد الیاس۔ "کنگ فہد کمپلیکس میں مصحفِ تاج"۔ القاری، جامعہ صدیقیہ، لاہور (جنوری 2015): 25-40۔
17. ربانی، محمد شفاعت۔ "برصغیر کے مصاحف کا رسم الخط"۔ القاری (جنوری 2015): 10-20۔
18. ــــــ۔ "برصغیر اور عرب ممالک میں طبع شدہ مصاحف کا رسم الخط: علمی وتقابلی جائزہ"۔ القاری (فروری 2015): 10-30۔
19. نوائے وقت۔ "اسلامی نظریاتی کونسل اجلاس میں تنازع"۔ روزنامہ نوائے وقت، لاہور/اسلام آباد، 30 دسمبر 2015۔

20. مجمع الملک فہد لطباعۃ المصحف الشریف۔ مصحف المدینہ بروایت حفص۔ مدینہ منورہ: مجمع الملک فہد، 2010۔

21. ـــــ۔ مصحف المدینہ بروایت ورش و قالون۔ مدینہ منورہ: مجمع الملک فہد، 2012۔

حوالہ جات:

[1] ۔ مصاحفِ عثمانیہ کی تعداداور مرسل الیہ مقامات کی تعیین میں علماء و مؤرخین کے ہاں مختلف آراء پائی جاتی ہیں جس کی تفصیل کے لیے راقم کی کتاب "رسمِ عثمانی اوراس کی شرعی حیثیت"، مرکز شیخ زاید اسلامی، جامعہ پنجاب لاہور مطبوعہ ۲۰۰۷ء کے صفحات ۱۱۶تا ۱۷۴ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

[2] ۔ محمد بن القاصح، تلخیص الفوائد، ۱۶؛ الکردی، تاریخ القرآن وغرائب رسمہ وحکمہ۔ ۸۰

[3] ۔ سنحصر امر الرسم فی: الحذف، والزیادۃ، والھمز، والبدل، والفصل، ومافیہ قراء تان۔ (الدمیاطی، اتحاف فضلاء البشر۔ ۱۰)

[4] ۔ جس کی تفصیل راقم کی تصنیف "رسم عثمانی اوراس کی شرعی حیثیت" کے ۲۶۴تا ۲۸۹ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

[5] ۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھئے: ڈاکٹر محمد اجمل و پروفیسر ڈاکٹر محمد ادریس لودھی۔ رسم عثمانی کے مناہج، مطبوعہ پاکستانی مصاحف کا خصوصی مطالعہ۔ پشاور اسلامیکس جلد ۹، شمارہ ۱، جنوری جون ۲۰۱۸ء

[6] ۔ یاد رہے کہ یہی وہ مصحف ہے جس کے منہج کو بعض پاکستانی ادارے درست مانتے ہوئے اس کے مطابق پاکستان میں مصاحف چھاپنے کے مطالبات کر رہے ہیں جبکہ برصغیر میں صدیوں سے چلے آنے والے مصاحف کے رسم کو غلط قرار دیا جارہاہے۔ (تفصیلات کیلئے دیکھیے، حافظ انس نظر، ماہنامہ رشد، قراءت نمبر ۳، "پاکستانی مصاحف کی حالت زار اور معیاری مصحف کی ضرورت، صفحہ ۸۵۷ تا ۸۶۸، کلیۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ لاہور، مارچ ۲۰۱۰ء)

[7] ۔ مؤرخین اور علمائے رجال کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ کی پیدائش ۴۱۳ہجری میں ہوئی۔[7]امام ابو داؤد سلیمان بن نجاحؒ کی وفات ۴۹۶ہجری کو ہوئی۔[7] (الزرکلی، خیر الدین بن محمود بن محمد بن علی الدمشقی، الاعلام: ۱۳۷/۳، دار العلم للملایین ۲۰۰۲ء، مقدمہ مختصر التبیین، ص: ۶۷)

[8] ۔ ڈاکٹر احمد بن احمد معمر شرشالنے آپ کی ۲۱کتب کا مختصر تعارف کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ رسم وضبط پر آپ کی اہم کتب میں کتاب اصول الضبط، کتاب التبیین لھجاء التنزیل، کتاب الجامع فی الضبط للقراء السبعۃ من جمیع طرقھم، کتاب حروف المعجم، کتاب الحروف التی اختلفت فیھا مصاحف عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رجز فی علمنقط المصاحف، کتاب الرد والیاء ات والتاء ات، کتاب فی ألف الوصل والقطع، کتاب فی حکم الراءات، کتاب مختصر التبیین لھجاء التنزیلاور کتاب ہجاء المصاحفقابل ذکر ہیں۔ (تفصیلات کے لئے دیکھئے، ابوداؤد سلیمان بن نجاح، بتحقیق الدکتور احمد بن احمد بن معمر الشرشال، مختصر التبیین لھجاء التنزیل: ۱۰۵تا ۱۱۷، مجمع الملک فہد لطباعۃ المصحف الشریف، ۱۴۲۱ھ)

[9] ۔ دیکھیے تعارف "مصحف مدینہ "براویت حفص، مطبوعہ مجمع الملک فہد، مدینہ منورہ سعودی عرب

[10] ۔ ڈاکٹر محمد شفاعت ربانی، برصغیر اور عرب ممالک میں طبع شدہ مصاحف کا رسم الخط، ص، ۴۴، ۴۳، ماہنامہ بینات، کراچی، جلد: ۷۸، شمارہ ۱، نومبر، ۲۰۱۴

[11] ۔ ڈاکٹر محمد شفاعت ربانی، رسم مصحف مطبعۃ تاج، دراسۃ نقدیۃ مقارنۃ، ص: ۱۲۲۴، ندوہ طباعۃ القرآن، مجمع الملک فہد، سعودی عرب، والمادانی کا منہج حذف واثبات، صفحہ ۳۰

[12] ۔ دیکھیے تعارف مصحف مدینہ براوت ورش و قالون، برصغیر اور عرب ممالک میں طبع شدہ مصاحف کا رسم الخط، ص، ۴۴، ماہنامہ بینات، کراچی، جلد: ۷۸، شمارہ ۱، نومبر، ۲۰۱۴

[13] ۔ (امام دانیؒ اپنے عہد کے سب سے عظیم امامِ قرأت تھے جو اپنے زمانے میں "ابن الصیرفی" کہلاتے تھے، کہ ان کی کسوٹی پر کھوٹا کھرا الگ ہو جاتا تھا۔ مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: قاری ابو بکر عاصم، شیخ الاسلام حافظ مقری ابو عمرو الدانیؒ ماہنامہ رشد قرأت نمبر ۳، مارچ ۲۰۱۰ء، صفحہ: ۹۵۳، مقدمہ المحکم: ۷، ابی عمرو الدانی، الادغام الکبیر، مقدمہ الادغام الکبیر: ۱۵، ترجمہ مؤلف، بتحقیق الدکتور عبدالرحمٰن حسن العارف، جامعہ ام القریٰ، مکہ مکرمہ، عالم الکتاب نشر، توزیع، طباعہ القاہرہ: ۱۴۲۴ہجری، ۲۰۰۳ء)

[14] ۔ قراءت اور رسم وضبط مصاحف پر آپ کی اہم کتب میں الاقتصاد فی رسم المصاحف، النقط، التنبیہ علی النقط والشکل، المحکم فینقط المصاحف، المقنع فی معرفۃ رسم المصاحف، مختصر مرسوم المصحف، کتاب الموضح فی الفتح والامالہ، المکتفیٰ فی الوقف والابتداء، جامع البیان فی عدد آی القرآن، التحدید فی ضاعۃ الاتقان والتجوید، کتاب الامالہ، الادغام الکبیر، اختلاف القراء فی الیاءات، الاکتفیٰ فی الوقف والابتداء، الاھتداء فی الوقف والابتداء، اور رسالہ فی رسم المصحف شامل ہیں ((مقدمہ المحکم: بتحقیق الدکتور عزۃ حسین: ۱۷تا ۲۱، رشد قراءات نمبر ۳، ص: ۹۵۸تا ۹۵۹)۔

[15] ۔ (الدکتور شفاعت ربانی، رسم المصحفین، اللیبی والھندی، الدراسات الاسلامیہ، صفحہ: ۱۴۹، شمارہ نمبر ۳، جلد نمبر: ۵۰، الجامعہ الاسلامیہ العالمیہ اسلام آباد، ستمبر ۲۱۵)

[16] ۔ حوالہ سابقہ: صفحہ: ۱۴۹

[17] - حافظ انس نضر، وحافظ مصطفیٰ راسخ۔ "پاکستانی مصاحف کی حالتِ زار اور معیاری مصحف کی ضرورت"۔ ماہنامہ رُشد۔ قراءات نمبر ۳۔ مارچ ۲۰۱۰ء

[18] - اسلامی نظریاتی کونسل کے ایک اجلاس میں بعض اراکین کے باہم دست و گریباں ہونے کی صورت میں ہم اس کا عملی مظاہرہ بھی دیکھ چکے ہیں۔ (دیکھیے روزنامہ نوائے وقت، لاہور، اسلام آباد، مورخہ، ۳۰دسمبر، ۲۰۱۵)

[19] - یہ وضاحت ضروری ہے کہ راقم نے دونوں مواقف کے نمائندہ حضرات سے بالمشافہ ملاقات کر کے ان کے موقف کو سمجھنے کی کوشش کی اور ان افراد کی طرف سے دیے گئے مواد کی روشنی میں ان کے موقف و مستدل کو قلم بند کیا گیا ہے۔

[20] - جس کے حاملین میں ڈاکٹر الیاس فیصل صاحب، رکن مراجعہ کمیٹی برائے مصحف تاج مجمع الملک فہد لطباعۃ المصحف الشریف، مدینہ منورہ، ڈاکٹر شفاعت ربانی صاحب، ریسرچ سکالر مجمع الملک فہد لطباعۃ المصحف الشریف و رکن مراجعہ کمیٹی مصاحف، مولانا سید خلیق ساجد بخاری اور مولانا حافظ محمد ایوب گھرکی صاحب شامل ہیں۔

[21] - سید خلیق ساجد بخاری و حافظ محمد ایوب گھرکی۔ اقتباسات فتاویٰ رسمِ عثمانی۔ (تقدیم: ڈاکٹر محمد الیاس فیصل)۔ محمد عبدالرحیم بک سیلرز، لاہور۔ اشاعتِ اول: ربیع الاول ۱۴۳۷ھ، دسمبر ۲۰۱۵ء

[22] - ڈاکٹر محمد شفاعت ربانی، "برصغیر کے مصاحف کا رسم الخط"۔ القاری، جنوری ۲۰۱۵۔ ص ۱۰

[23] - ڈاکٹر محمد شفاعت ربانی، "برصغیر اور عرب ممالک میں طبع شدہ مصاحف کا رسم الخط: علمی و تقابلی جائزہ"۔ القاری، فروری ۲۰۱۵۔ ص ۱۰

24 ۔ ڈاکٹر محمد الیاس فیصل، کنگ فہد کمپلیکس میں مصحفِ تاج۔ القاری، جامعہ صدیقیہ توحید پارک گلشن راوی لاہور۔ جنوری ۲۰۱۵ء

25 ۔ ڈاکٹر محمد الیاس فیصل، ”کنگ فہد کمپلیکس میں مصحفِ تاج کی اشاعت“۔ القاری، جنوری ۲۰۱۵۔ ص ۲۵

26 ۔ محولہ بالا

27 ۔ جس کے قائلین میں مطبع دارالسلام کے منتظم جناب عبدالمالک مجاہد، جناب حافظ مصطفیٰ راسخ اور ڈاکٹر انس نضر صاحب وغیرہ ہیں۔ مذکورہ افراد سے جزوی اختلاف کے ساتھ ڈاکٹر قاری احمد میاں تھانوی اور ڈاکٹر قاری رشید احمد تھانوی صاحب کو بھی اس موقف میں شمار کر سکتے ہیں۔